خوشامد اور چاپلوسی

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی
مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

واعظ الجمعہ

خوشامد اور چاپلوسی کی مذمّت

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

خوشامد اور چاپلوسی کی مذمّت

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِن الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدِنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبِهِ أجمعين.

خوشامد اور چاپلوسی کی تعریف

برادرانِ اسلام! کسی کی مدح وتعریف میں حد درجہ مُبالغہ کرنا، یا دُنیاوی مفاد کی غرض سے کسی صاحبِ منصب وبلند رُتبہ شخصیت کے سامنے عاجزی واِنکساری کرنا، اپنے آپ کو نیچا دکھانا، خوشامد اور چاپلوسی کہلاتا ہے[1]۔

جھوٹی تعریف چاہنے والوں کے لیے دردناک عذاب

عزیزانِ محترم! قرآنِ کریم اور اَحادیثِ نبویّہ میں خوشامد، چاپلوسی اور جھوٹی مدح وتعریف کی بڑی مذمّت بیان کی گئی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ بِمَاۤ اَتَوْا وَّ یُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۚ وَ لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ﴾[2] "ہر گز نہ سمجھنا انہیں جو خوش ہوتے ہیں اپنے

---

(١) انظر: "البريقة المحمودية" بحث التواضع ...إلخ، ٢/ ٢٣٥، ملخّصاً.
(٢) پ٤، آل عمران: ١٨٨.

کیے پر، اور چاہتے ہیں کہ بے کیے اُن کی تعریف ہو، ایسوں کو ہرگز عذاب سے دُور نہ جاننا، اور اُن کے لیے دردناک عذاب ہے!"۔

صدر الاَفاضل علّامہ سیّد نعیم الدین مُرادآبادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس کے تحت فرماتے ہیں کہ "اس آیت میں وعید ہے خود پسندی کرنے والے کے لیے، اور اس کے لیے جو لوگوں سے اپنی جھوٹی تعریف چاہے"[1]۔

بے جا تعریف کا نقصان

عزیزانِ مَن! کسی انسان کی خوشامد، چاپلوسی اور بے جا تعریف کرنا گویا اُسے ذَبح کرنے کے مترادِف ہے؛ کیونکہ یہ چیز اُسے غرور، تکبّر اور خود پسندی میں مبتلا کر دیتی ہے، حضرت سیّدنا امیر مُعاویہ رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے سرکارِ دوجہاں صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: «إِيَّاكُمْ وَالتَّمَادُحَ!؛ فَإِنَّهُ الذَّبْحُ»[2] "ایک دوسرے کی خوشامد اور بے جا تعریف سے بہت بچو؛ کیونکہ یہ تو ذَبح کرنے کے مترادِف ہے"۔

خوشامد اور چاپلوسی... جھوٹ کی ایک قسم

حضراتِ ذی وقار! خوشامد، چاپلوسی اور کسی کی جھوٹی تعریف بیان کرنا، اَخلاقی پستی، ذِلّت ونفاق کی علامت اور جھوٹ کی ایک قسم ہے۔

تین بڑے گناہ

جانِ برادر! خوشامد، چاپلوسی اور جھوٹی تعریف کرنے والا شخص جہاں اپنے مخاطب کو ہلاکت وبربادی میں ڈالتا ہے، وہیں خود بھی تین بڑے گناہوں کا مرتکِب ہوتا ہے:

---

(۱) "تفسیر خزائن العرفان" پ۴، آل عمران، زیرِ آیت: ۱۸۸، صـ۱۴۹۔

(٢) "سنن ابن ماجه" كتاب الأدب، باب المدح، ر: ٣٧٤٣، ٢/ ١٢٣٢.

(۱) جھوٹ

خوشامد، چاپلوسی اور بے جا تعریف کرنے والا شخص جھوٹ میں مبتلا ہوتا ہے، دینِ اسلام میں جھوٹ کی بڑی مذمّت و مُمانعت بیان کی گئی ہے، خوشامد اور چاپلوسی کرنے والا ایسی مُبالغہ آرائی پر مشتمل تعریف کرتا ہے، جو حقائق کے مُطابق نہیں ہوتی، ایسا کرنا جھوٹ اور خِیانت ہے، حضرت سیّدنا سفیان بن اُسید حَضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا: «كَبُرَتْ خِيَانَةً أَنْ تُحَدِّثَ أَخَاكَ حَدِيثاً هُوَ لَكَ بِهِ مُصَدِّقٌ، وَأَنْتَ لَهُ بِهِ كَاذِبٌ»[1] "بڑی خِیانت کی بات یہ ہے کہ تم اپنے مسلمان بھائی سے کوئی بات کہو، اور وہ تمہیں اس بات میں سچا جان رہا ہو، اور تم اس سے جھوٹ بول رہے ہو"۔

(۲) نِفاق

رفیقانِ ملّتِ اسلامیہ! خوشامد اور چاپلوسی کے باعث انسان نِفاق میں بھی مبتلا ہوتا ہے؛ کیونکہ وہ اپنے منہ سے سامنے والے کی جو بے جا تعریف کرتا ہے، خود اُس کا اپنا دل اُسے دُرست نہیں سمجھتا۔ قرآنِ کریم میں مُنافقین کے لیے بڑی سخت سزا بیان ہوئی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَ لَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِیْرًا﴾[2] "یقیناً مُنافق لوگ دوزخ کے سب سے نیچے طبقہ میں ہیں، اور تو ہرگز اُن کا کوئی مددگار نہ پائے گا!"۔

---

(١) "سنن أبي داود" كتاب الأدب، باب في المعاريض، ر: ٤٩٧١، صـ٧٠٠.

(٢) پ٥، النساء: ١٤٥.

(۳) کسی مسلمان کو فخر و غرور میں مبتلا کرنا

میرے محترم بھائیو! ذاتی مفاد کی خاطر جھوٹی تعریف کر کے انسان، جس تیسرے گناہ میں مبتلا ہوتا ہے، وہ خوشامد اور چاپلوسی کر کے کسی مسلمان کو فخر و غرور، تکبّر اور خود پسندی میں مبتلا کرنا ہے، کسی مسلمان کو گناہ میں مبتلا کرنے کا باعث بننا بذاتِ خود ایک گناہ ہے، لہٰذا خوشامد اور چاپلوسی جیسے گناہ سے بچتے رہیں، کسی کی جھوٹی تعریف نہ کریں، مُبالغہ آرائی سے بچیں، تقویٰ و پرہیزگاری اختیار کریں، اور عذابِ الٰہی سے پناہ مانگیں، کہ ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ﴾[1] "اللہ تعالی سے ڈرتے رہو! اور جان رکھو کہ اللہ کا عذاب بہت سخت ہے!"۔

خوشامد اور چاپلوسی سے متعلق صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کا طرزِ عمل

حضراتِ محترم! صحابۂ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کو خوشامد اور چاپلوسی سے سخت نفرت تھی، انہیں ہرگز یہ بات پسند نہیں تھی کہ کوئی ان کی خوشامد اور چاپلوسی کرے، حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کے خادم حضرت سیّدنا اسلم رضی اللہ تعالی عنہ کا بیان ہے، کہ میں نے سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالی عنہ کو یہ فرماتے سنا: «المَدحُ ذَبحٌ»[2] "کسی کی تعریف کرنا اُسے قتل کرنے کے مترادِف ہے"۔

ایک بار کسی شخص نے حضرت سیّدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالی عنہ کے منہ پر اُن کی تعریف کی، تو حضرت سیّدنا مقداد رضی اللہ تعالی عنہ نے اُس کے چہرے پر مٹی پھینکی، اور فرمایا کہ تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ «إِذَا لَقِيتُمُ الْمَدَّاحِينَ فَاحْثُوا فِي وُجُوهِهِمُ التُّرَابَ!»[3]

---

(۱) پ۲، البقرة: ۱۹٦.

(۲) "الأدب المفرَد" باب ما جاء في التمادح، ر: ۳۳٦، صـ۱۲۳.

(۳) "سنن أبي داود" باب في كراهية التمادح، ر: ٤۸۰٤، صـ٦۸۰.

"خوشامد کرنے والوں سے ملو، تو اُن کے چہروں پر مٹی ڈال دو!" یعنی اگر کوئی شخص خوشامد اور چاپلوسی کر کے کوئی مفاد یا دُنیاوی منفعت حاصل کرنا چاہے، تو اُسے محروم رکھو اور خوشامد اور چاپلوسی جیسے مذموم فعل پر اس کی حوصلہ شکنی کرو!۔

خوشامد اور چاپلوسی... ایک مذموم وغیر اَخلاقی فعل

برادرانِ اسلام! دنیاوی مفاد کی غرض سے خوشامد اور چاپلوسی کرنا، ایک مذموم اور غیر اَخلاقی فعل ہے، حضرت سیّدنا وائل بن ربیعہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سیّدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ فرماتے سنا: «وَأَمَّا المَلَقُ فَإِنَّهُ مَذْمُومٌ إِلَّا فِي طَلَبِ الْعِلْمِ»[1] "خوشامد کرنا مؤمن کے اَخلاق میں سے نہیں، مگر علم حاصل کرنے کے لیے خوشامد کر سکتا ہے"۔

کسی کی تعریف کرنے کا صحیح ومسنون طریقہ

حضرت سیّدنا عبد الرحمن بن ابو بکرہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں، کہ ایک شخص نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس کسی دوسرے کی تعریف کی، تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے باربار فرمایا: «وَيْحَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ! قَطَعْتَ عُنُقَ صَاحِبِكَ!» "تجھ پر افسوس ہے کہ تُونے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی! تونے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی!" (پھر کسی کی تعریف کا صحیح اور مسنون طریقہ بیان کرتے ہوئے مزید ارشاد فرمایا): «إِذَا كَانَ أَحَدُكُمْ مَادِحاً صَاحِبَهُ لَا مَحَالَةَ، فَلْيَقُلْ: أَحْسِبُ فُلَاناً، وَاللهُ حَسِيبُهُ، وَلَا أُزَكِّي عَلَى اللهِ أَحَداً أَحْسِبُهُ، -إِنْ كَانَ يَعْلَمُ ذَاكَ- كَذَا وَكَذَا»[2]

---

(۱) "شعب الإيمان" حفظ اللسان عمّا لا يحتاج إليه، ر: ۴۵۲۱، ۶/ ۴۹۴.

(۲) "صحيح مسلم" كتاب الزُهد والرقائق، ر: ۷۵۰۱، صـ۱۲۹۶.

"جب تم میں سے کوئی اپنے مسلمان بھائی کی بہر صورت تعریف کرنا ہی چاہے، تو وہ یوں کہے کہ "میرا فلاں کے متعلق یہ گمان ہے، اور اس کی حقیقت اللہ ہی خوب جاننے والا ہے، اور میں کسی کو اللہ تعالی کے ہاں سراہا ہوا نہیں کہتا"۔ چاہے اس کے علم میں ہو کہ میرا مسلمان بھائی اس تعریف کے لائق ہے"۔

منہ پر تعریف باعثِ ہلاکت ہے

حضراتِ گرامی قدر! کسی کے منہ پر اس کی تعریف بجا طَور پر ہو یا بے جا، ضرور باعثِ ہلاکت ہے، حضرت سیّدنا مِحجَن اسلمی رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ میں رسولِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ساتھ مسجد میں تھا، حضور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ایک شخص کو نماز پڑھتے اور رکوع وسجود کرتے دیکھا تو مجھ سے دریافت فرمایا: «مَن هَذا؟» "یہ کون ہے؟" حضرت سیّدنا محجن رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ میں اس کی خوب تعریف کرنے لگا، حضور نبیٔ کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے مجھے روکتے ہوئے اِرشاد فرمایا: «أَمسِكْ! لَا تُسمِعهُ فَتهلِكهُ!»[1] "رُکو! اتنی زور سے نہ بولو کہ وہ سُن لے، ورنہ وہ ہلاکت میں پڑ جائے گا!"۔

مدح وستائش اور تعریف میں قاعدہ کُلیہ اور مقصودِ شریعت

عزیزانِ محترم! مدح وستائش اور تعریف میں قاعدہ کُلیہ اور مقصودِ شریعت یہ ہے، کہ حُدودِ شریعت کو پامال کرتی ہوئی حد درجہ مُبالغہ آرائی، خوشامد، چاپلوسی اور خلافِ واقع کسی کی جھوٹی تعریف نہ کی جائے، کہ ایسا کرنا ناجائز وحرام ہے، خود رسولِ اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے اپنی ذات کے لیے بھی خلافِ شریعت مدح وستائش کی مُمانعت فرمائی، حضرت سیّدنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے سیّدنا

---

(١) "الأدب المفرَد" باب يُحثى في وجوه المدَّاحين، ر: ٣٤١، صـ١٧٦.

عمر فاروق رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو منبر پر یہ کہتے سنا، کہ میں نے حضور نبیٔ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سنا: «لا تُطْرُونِي كَمَا أَطْرَتْ النَّصَارَى ابْنَ مَرْيَمَ، فَإِنَّمَا أَنَا عَبْدُهُ فَقُولُوا: عَبْدُ اللهِ وَرَسُولُهُ»[1] "میرے بارے میں اس طرح (خلافِ شریعت) مُبالغہ سے کام نہ لو، جس طرح عیسائیوں نے حضرت عیسٰی بن مریم کے بارے میں انتہائی مُبالغہ کیا، میں اُس کا بندہ ہوں لہذا مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو"۔

خوشامد اور چاپلوسی کے اَسباب اور اُن کا علاج

میرے محترم بھائیو! خوشامد اور چاپلوسی کے متعدِّد اَسباب ہیں جن میں سے چند حسبِ ذیل ہیں:

(۱) "خوشامد اور چاپلوسی کا سب سے بنیادی سبب دنیاوی منفعت، مفادات کا حُصول و تحفّظ، اور اپنی سُستی و کاہلی ہے، جب انسان کی طبیعت آرام پسند ہوجائے اور محنت کی عادت یکسر ختم ہوجائے، تو بندہ اپنے ذاتی مفادات کے حُصول کے لیے چاپلوسی کی سیڑھی استعمال کرتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ خود کو محنت کا عادی بنائے؛ تاکہ چاپلوسی کے بجائے اس کی محنت کو کامیابی کی سند سمجھا جائے۔

(۲) خوشامد اور چاپلوسی کا ایک سبب شہرت کی طلب بھی ہے، لہٰذا بندہ طلبِ شہرت کے نقصانات کو پیشِ نظر رکھے۔

(۳) بعض اَفراد کی طبیعت فسادی ہوتی ہے، لہٰذا وہ اپنی طبیعت کے ہاتھوں مجبور ہو کر خوشامد اور چاپلوسی کی راہ اختیار کرتے ہیں، اور جب اُن کے اس برے فعل کی نشاندہی کی جائے تو اسے یہ لوگ اصلاح کا نام دیتے ہیں۔ اس کا

---

(۱) "صحيح البخاري" كتاب أحاديث الأنبياء، ر: ٣٤٤٥، صـ٥٨٠.

بہترین علاج یہ ہے کہ بندہ اپنے نفس کا مُحاسبہ کرے، اور ڈرے کہ کہیں اس کی شر انگیزی اور فسادی طبیعت، رحمتِ الٰہی سے محرومی کا باعث نہ بن جائے!۔

(۴) بعض لوگ اپنی ترقی کی خاطر دیگر اَفراد کو دوسروں کی نظر میں نیچے گرانا لازم سمجھتے ہیں، اور اس کے لیے چغلخوری کی راہ اختیار کرتے ہیں، لہٰذا چغلخوری کی عادت چاپلوسی کا بہت بڑا سبب ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ چغلخوری کے دُنیوی اور اُخروی نقصانات اپنے پیشِ نظر رکھے۔

(۵) دوسروں کو اَذیت دینے اور نقصان پہچانے کی غرض سے خوشامد اور چاپلوسی کا حربہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ اپنی ذات میں خیر خواہی کا جذبہ پیدا کرے، اور آخرت کے مُواخذے کو پیشِ نظر رکھے!۔

(۶) بعض لوگ خوشامد اور چاپلوسی کو ذاتی خامیوں کے لیے پردہ سمجھتے ہیں، اور اپنی خامیوں کو دُور کرنے کے بجائے تملُّق (چاپلوسی) میں ہی اپنا وقت ضائع کرتے رہتے ہیں۔ اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ اپنی ذاتی خامیوں کو دُور کرنے کے لیے دِیانتدارانہ کوشش کرے، اور اپنی عزّتِ نفس کو مجروح ہونے سے بچائے۔

(۷) بعض لوگ بُغض وکینہ کے سبب جب کسی کو نقصان پہچانا چاہتے ہیں، تو اُس کی چاپلوسی شروع کر دیتے ہیں؛ تاکہ اِس جال میں پھنس کر وہ شخص خود پسندی جیسی آفات میں مبتلا ہو جائے اور کبھی ترقی نہ کر سکے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ اپنے سینے کو مسلمانوں کے کینے سے پاک کرے، اپنے اندر احترامِ مسلم کا جذبہ بیدار کرے، اور مسلمانوں کے ساتھ حُسنِ سلوک کرتے ہوئے ہمیشہ انہیں دُرست اور مفید مشورے دیتا رہے۔

(۸) بعض اوقات صاحبِ منصب حضرات کی ہمنشینی بھی اس مُہلک مرض

میں مبتلا کردیتی ہے۔اس کا علاج یہ ہے کہ بندہ بقدرِ ضرورت ہی صاحبِ منصب افراد سے تعلق رکھے،اور ان کی بے جا ملاقات سے پرہیز کرے"[۱]۔

خوشامد اور چاپلوسی...ایک میٹھا زہر

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! خوشامد اور چاپلوسی ایک ایسا میٹھا زہر ہے جس کے نقصانات سے آگاہی کے باوُجود، تقریبًا ہر شخص بڑی خوشی سے پیتا ہے، جھوٹی تعریف کے جال میں پھنس کر انسان صحیح غلط کی پہچان اور فرق بھول جاتا ہے، خوشامد اور چاپلوسی ایک ایسی بیماری ہے جو عقلِ انسانی کو دیمک کی طرح چاٹ لیتی ہے، یہ ایک ایسا غیر اَخلاقی اور مذموم فعل ہے جس کے باعث سماجی، مُعاشرتی اور طبقاتی بگاڑ پیدا ہوتا ہے، خوشامد اور چاپلوسی کی صفتِ بد، ملک وقوم کی پستی اور زَوال کا باعث بنتی ہے، میرٹ (Merit) کا قتلِ عام ہوتا ہے، اور نا اہل لوگ راج اور حکمرانی کرتے ہیں ؏

سو کام خوشامد سے نکلتے ہیں جہاں میں
دیکھو جسے دنیا میں خوشامد کا ہے بندا[۲]

لہذا ہمیں چاہیے کہ اپنے مُعاشرے سے اس لعنت کا خاتمہ کریں، خوشامد، چاپلوسی اور مُبالغہ آرائی پر مشتمل جھوٹی تعریف کرنے والوں کی حوصلہ شکنی کریں، ان کی باتوں میں آکر غُرور، تکبّر، فخر اور خود پسندی کا شکار نہ ہوں، کسی دُنیوی مفاد کی غرض سے صاحبِ منصب کے سامنے خود کو ذلیل ورُسوا نہ کریں، اس کی خوشامد اور

---

(۱) "باطنی بیماریوں کی معلومات" تملُّق (چاپلوسی) کے آٹھ ۸ اسباب وعلاج، ص۱۹۴،۱۹۵، ملخصًا۔

(۲) "کلیاتِ اقبال" بانگِ درا، ایک مکڑا اور مکھی (ماخوذ) ص۶۰۔

چاپلوسی اور جھوٹی تعریفوں کے پُل نہ باندھیں، اپنی عزّتِ نفس کو مجروح نہ ہونے دیں، اور اللہ ربّ العالمین کی رحمت پر بھروسہ رکھیں!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں خوشامد اور چاپلوسی کرنے کرانے سے بچا، اپنے حکمرانوں، سیاسی لیڈروں اور پیر خانوں کی تعریف میں مُبالغہ آرائی اور جھوٹ ونِفاق کے گناہ سے محفوظ فرما، ہمیں اَخلاقی پستی اور زوال کا شکار ہونے سے بچا، تقویٰ وپرہیز گاری کی دَولت سے مالا مال فرما، حق سننے اور حق بولنے کی توفیق مَرحمت فرما، اور آخرت کی تیاری کا جذبہ اور سوچ عنایت فرما!۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سستی وکاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطا فرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطا فرما۔ ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی اور چھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفا دے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطافرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کردے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کردے، ہمارے اعمالِ حسنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فلَسطینی اور کشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطافرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان، مال، عزّت، آبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.